بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

خداوند قدوس کا بے پایاں فضل و کرم اور اسکی توفیق ہے کہ الحق اپنی زندگی کے دو سال پورے کرکے تیسری منزل پر گامزن ہو رہا ہے۔ فللّٰہ الحمد والمنۃ۔ الحق نے دعوتِ حق کے جادۂ مستقیم پر اپنا سفر جس بے سروسامانی میں شروع کیا تھا اسوقت وہ الطافِ غیبی اور عنایاتِ یزدانی خواب و خیال میں بھی نہ تھے۔ جن سے خدائے غیور نے الحق کی یاوری کی۔ گو اس راہ میں سنۃ اللہ کے بموجب صعوبتیں اور دشواریاں ناگزیر ہیں۔ تاکہ کھرے اور کھوٹے کا امتیاز قائم رہے۔ لیبلوکم ایکم احسن عملا مگر استقامت اور خندہ روئی اور ہر حال میں سپاس شکر کامیابی کی شرطِ اولین ہے ؎

روئے کشادہ باید و پیشانی فراخ — آنجا کہ سطمہ ہائے ید اللہ می زنند

یہی جذبہ، شوق اور ولولۂ دعوتِ حق ہے جس نے الحق کو اس راہ پُرخار میں سرگرمِ عمل رکھا ہے اور وہ زادِ سفر رفقائے طریق کی قلت اور حالات کی نامساعدت کا خندہ پیشانی سے سامنا کر رہا ہے۔ اس پُرخطرات سفر کی منزل و مقصد نہ تو کوئی دنیاوی منفعت ہے اور نہ کسی مادی اجر و صلہ کا حصول۔ نفع تو کیا بلکہ ایک تہائی سے زیادہ مصارف دارالعلوم ہی برداشت کر رہا ہے۔ اگر جذبہ و ولولہ ہے تو صرف یہی کہ اس ظلمتکدۂ مادیت میں حق کا یہ فانوس مقدور بھر روشنی پھیلاتا رہے۔ تاریکی جتنی شدید ہوگی اتنی ہی زیادہ قندیلوں کی ضرورت ہوگی۔ اب یہ دینی درد اور ملی احساسات رکھنے والے اصحابِ دل پر موقوف ہے کہ وہ ان فانوسوں کو جلائے رکھیں یا اسے باطل کے تلاطم خیز طوفانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں —— مگر اُس ذاتِ بے ہمتا کی عزت و عظمت سے تو یہی امید ہے۔ کہ جسطرح اپنی مدد سے اب تک نوازا آئندہ بھی خدا کی یہ روشنی کفر و الحاد پر خندہ زن رہے گی۔

ربنا آتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا۔

یہ پرچہ دارالعلوم حقانیہ کے اجلاسِ دستاربندی کے انعقاد کے موقعہ پر نقل رہا ہے۔ دارالعلوم تعلیم و تربیت کے علاوہ ایک تبلیغی ادارہ بھی ہے۔ دعوت و تبلیغ کے مواقع فراہم کرنے کی خاطر مختلف وقفوں سے دارالعلوم ان اجتماعات کا اہتمام کرتا چلا آیا ہے۔ بحمد اللہ اکابر علم و فضل اور اہلِ علم کی شمولیت ملک کے اطراف و اکناف سے آئے ہوئے سامعین کی کثرت اور دین کے اہم مسائل پر سیر حاصل بحث و خطاب کے لحاظ سے یہ اجتماعات نہایت مفید اور دیرپا اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ دارالعلوم کا حالیہ اجلاس جو پانچ سال